دیوبندیت پر ایک تاریخی ناقابلِ تردید دستاویز

محاسبۂ دیوبندیت

بجواب

(اہم)

مطالعہ بریلویت

از

حضرت مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ

ادارہ غوثیہ رضویہ ◎ کرم پارک، مصری شاہ

لاہور، پاکستان

نام کتاب : ـــــ محاسبۂ دیوبندیت

مصنف : ـــــ حضرت مولانا محمد حسن علی رضوی آف میلسی

سن اشاعت : ـــــ ۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۵ء

تعداد : ـــــ چھ صد (۶۰۰)

قیمت : ـــــ ۳۰/- روپے

ناشر

ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک مصری شاہ لاہور

ملنے کا پتہ

مسلم کتابوی

گنج بخش روڈ لاہور

فہرست

یہ ہے مصنف کا اندھاپن حالانکہ حضرت صدرالافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہٗ نے یہ بات اطیب البیان رد تقویۃ الایمان کے صفحہ اوّل پر لکھی ہے ــــ اور یہ بھی واضح رہے کہ سوانح اعلیٰحضرت حضرت علامہ بدرالدین احمد قادری رضوی گورکھپوری قدس سرہٗ کی تصنیف ہے۔ مصنف مطالعہ بریلویت کی بے ڈھنگی تحریریں اندھے کی لاٹھی ہیں جس طرح چاہیں گھما دیں

حضرت صدرالافاضل مرادآبادی قدس سرہٗ کی تحریر کا اس خردماغ مصنف نے یہ مطلب لیا ہے اور لکھا ہے:ــــ

"یہ ہے اثر اس دورہ تجدید اور باہمی تفرقہ کا اللہ خیر حافظاً و ہو ارحم الراحمین مولانا بُرا نہ منائیں تو ہم عرض کریں (گویا کہ صدرالافاضل علیہ الرحمۃ کو زندہ و موجود و حاضر سمجھ کر مخاطب کرکے کہہ رہا ہے) پچھلی صدی میں مسلمان ہزار کمزوریوں کے باوجود تھوک تکفیر سے ناآشنا تھے جس سے مولانا احمد رضا خان نے انہیں آشنا کیا...... وغیرہ ذالک من الخرافات۔

معاذاللہ معاذاللہ ثم معاذاللہ گویا مسلمانوں میں کمزوری مولانا امام احمد رضا علیہ الرحمۃ اور تکفیر کی وجہ سے آئی ؎

اُلٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بدادا نہ دے

مصنف مُنہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مار کر دل و دماغ کی کھڑکیاں کھول کر سُنے کہ مسلمانوں کا رُعب و ہیبت قوت و شوکت اور وقار مرتدین کی تکفیر کرنے سے ختم نہیں ہوا بلکہ تنقیص و توہین کے باعث ختم ہوا۔ انگریز کے جانثار ــــ ہندؤوں کے وفادار علماء نے شانِ الوہیت میں تنقیص کی، شانِ رسالت میں توہین کی ــــ مسلمانوں کے دلوں سے عشق و محبت نبی اکرم رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شمع گُل کرنے کی کوشش کی ــــ کہیں معاذاللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرکر مٹی میں ملنے کے الفاظ استعمال کیے ــــ کہیں آپ کا خیال نماز

میں گدھے اور بیل سے بدتر بتایا ــــ کہیں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہونے کو عوام کا خیال بتایا ــــ کہیں بڑا بھائی اور گاؤں کا چودھری قرار دیا ــــ کہیں اپنے جیسا بشر اور بندہ ناچیز گردانا ــــ کہیں شیطان اور ملک الموت کے علم کو علم رسالت سے وسیع تر مانا ــــ کہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علوم غیبیہ کو جانوروں پاگلوں بہائم و مجانین کے علوم سے تشبیہ دی ــــ کہیں کہا جس کا نام محمد یا علی ہے کسی چیز کا مختار نہیں ــــ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا ــــ منصب رسالت و نبوت کو محض ایلچی ڈاکیا پوسٹ مین بنا کر رکھ دیا ــــ مسلمانوں کے دل و دماغ سے محبوبانِ خدا کے عشق و محبت کو باہر نکال پھینکنے کی ہزار ہزار کوششیں کیں ــــ تو جناب تکفیر سے نہیں توہین سے بے ادبی گستاخی سے مسلمانوں کا وقار کم ہوا، ایمان ختم ہوا تو قوت و شوکت بھی ختم ہوئی۔ ؎

اُن کے جو سب غلام تھے خلق کے پیشوا رہے
اُن سے پھرے جہاں پھرا آئی کمی وقار میں

صدرالافاضل کی سُنی تو اپنے حکیم الامت کی بھی پڑھو

حضرت صدرالافاضل مولانا نعیم الدین صاحب قدس سرہٗ کے مذکورہ بالا حوالہ پر مصنف بہت خوش ہے داد دے رہا ہے گو مفہوم اُلٹا سمجھ رہا ہے گویا خود مصنف مطالعہ بریلویت کے نزدیک آج مسلمانوں کی حالت اچھی نہیں مگر دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب کی سُنیے وہ صدرالافاضل کے برعکس کچھ اور ہی فرما رہے ہیں ــــ تھانوی صاحب لکھتے ہیں:ــــ

"اس دو صدی کے اندر جس شان کے علماء ہندوستان میں گزرے ہیں اُن کے زمانہ میں ان کی مثال ممالک اسلامیہ میں بھی بہت کم ہے۔ ایک عالم تھے مکہ معظمہ میں درس میں فرمایا کرتے تھے کہ قرآن نازل ہوا عرب میں اور پڑھا اس کو مصریوں نے اور لکھا رومیوں نے اور سمجھا ہندیوں نے....... اسلام کی

جو اچھی حالت (تھانوی کے زمانہ میں) ہندوستان میں ہے وہ ممالک اسلامیہ میں بھی نہیں [1]۔"

کیوں جناب مُصنّف صاحب مُنصف بنو اور بتاؤ صدر الافاضل ٹھیک کہتے ہیں یا تھانوی صاحب ۔۔۔۔ ؟ تھانوی کی مانو گے یا صدر الافاضل علیہ الرحمۃ کی مانو گے ۔۔۔۔ ؟ خیال ہے تھانوی کی طرف پھسل جاؤ گے۔

بے موقع کی راگنی

صدر الافاضل علیہ الرحمۃ کی عبارت سے غلط مفہوم اخذ کرنے کے بعد قطعی بے موقع و بے ربط گفتگو کرتے ہوئے اپنے شیخ الہند مالٹوی کو سر پر اُٹھا لیا اور مولوی محمود الحسن دیوبندی اور عبید اللہ سندھی کے گیت گانے شروع کر دیتے حالانکہ نہ یہ بتایا کہ یہ متنازعہ فیہ زیر بحث ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مصنّف ذہنی مریض ہے اور اس کا کوئی اصُول نہیں اور یہ ایک مسئلہ پر جم کر دلائل سے بات کرنا سیکھا ہی نہیں کبھی ادھر کروٹ بدلتا ہے کبھی اُدھر کروٹ بدلتا ہے اور محبوبان خدا حضرات انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی بجائے ملّاؤں کی تعریفیں و قصیدہ خوانی شروع کر دیتا ہے اور مولوی محمود الحسن کی کارگزاریوں کے فرضی، وہمی اور خیالی افسانے سُنانے کے بعد بطور حوالہ صفحہ ۶۴ پر [2] لکھ کر حاشیہ پر کسی کتاب کا کوئی حوالہ نہ دیا اور پھر صفحہ ۶۵ پر بار بار وہی تکفیر کا رونا رویا ہے۔ بار بار وہی پُرانا راگ سُنایا ہے کہ ہائے دو مستقل مکتب فکر قائم ہو گئے دیوبندی اور بریلوی ۔۔۔ حالانکہ ہم بصراحت عرض کر چکے ہیں کہ مسئلہ تکفیر ختم ہو سکتا ہے کہ اپنے چار پانچ مولویوں کی قربانی دو اتحاد اُمّت کے لیے چار پانچ مولویوں کی قربانی بڑی بات نہیں جب ان چار پانچ گستاخوں کو گستاخ مان لیا اور علمائے عرب و عجم کا فتویٰ ان چار پانچ افراد پر حق جان لیا مسئلہ تکفیر بھی اُٹھ جائے

---

[1] الافاضات الیومیہ جلد ۴ صفحہ ۵۸ ؛

گا۔ صرف انہی پر فتویٰ رہ جائے گا جنہوں نے کفریہ لکھا چھاپا۔ آپ ذرا فراخدلی اور وسیع النظری سے کام لیں توہین کو توہین کفر کو کفر مان لیں اُن کی ناجائز حمایت اور جانبداری سے دستبردار ہو جائیں۔

علماءِ حق اور علماءِ سُو

مصنّف نے صفحہ ۶۵ پر محض مغالطہ دینے کے لیے بحوالہ رواہ الدارمی لکھا ۔۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آنے والے دَور میں علماءِ حق اور علماءِ سُو کی خبر پہلے سے دے دی تھی۔

"اَن شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء (ترجمہ) بیشک بدترین لوگ بُرے علماء ہوں گے اور بیشک بہترین لوگ بھی علماء ہوں گے۔"

اور پھر لکھتا ہے حضرت علی المرتضیٰ سے بھی روایت ہے:-

"علماء ھم من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود۔ ان کے علماء ان لوگوں میں سے جو آسمان کی چھت کے نیچے بدترین لوگ ہوں گے انہی سے فتنے نکلیں گے اور انہیں پر لوٹیں گے۔"

سبحان اللہ! ماشاء اللہ، یہ تو میرے آقا و مولیٰ تاجدارِ عرب و عجم واقف لوح و قلم نبی غیب داں کا عظیم و جلیل معجزہ ہے کہ ایک منکرِ غیب سے اپنا علم غیب منوالیا۔ سیّدنا حضور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولیوں کے تاجدار کی عظیم کرامت و تصرّف ہے کہ ایک منکر سے اپنا غیب منوالیا۔

مُصنّف جی! یہ حدیث اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول بد مذہب بدعقیدہ گستاخ ملّاؤں کے لیے ہیں جو توہین کو بُرا نہیں سمجھتے تکفیر کا رونا روتے رہتے ہیں۔ وہابیہ دیوبندیہ تو اپنے مطلب کے لیے

حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب شریف کا انکار کرنے کے لیے قرآن سے پڑھا کرتے ہیں :—

"ان اللہ عندہٗ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم مافی الارحام وماتدری نفسٌ ماذا تکسب غدًا وماتدری نفسٌ بای ارض تموت ان اللہ علیمٌ خبیر۔ یعنی بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اُتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کس زمین میں مرے گی بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔"

اس آیہ مبارکہ سے دیوبندی یہ استدلال کیا کرتے ہیں کل کیا ہوگا اللہ ہی جانے رسول کو کیا خبر۔ مگر مصنف کی نقل کردہ حدیث شریف اور سیدنا مولی علی رضی اللہ عنہ کے قول سے پتہ چلا کہ بدترین لوگ بڑے علماء (علماء سوء) کا علم غیب تھا جبھی تو یہ خبریں دی گئیں —— وہابی بالخصوص مانچسٹری دیوبندی مصنف اب اپنے مُنہ پہ تھوک لے۔ خود اس کے اپنے اکابرین ہی علماء سُو ہیں کہ انبیاء و مرسلین اور محبوبانِ خدا کی توہین و تنقیص ان کا وظیفہ ہے اور دوسروں کو علماء سُو کہہ کر اپنے اکابر کی بداعمالیوں پر پردہ ڈال رہا ہے جیسے چور خود شور مچاتا ہے چور چور!

دماغی توازن کی بربادی

مصنف کے خرابی دماغ کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی بات کو بار بار دہرا رہا ہے۔ ص۶۱ پر لکھتا ہے سوادِ اعظم اہلسنت والجماعت کے دو ٹکڑے ہوگئے ص۶۲ پر لکھتا ہے اہلسنت مسلمان دو ٹکڑوں میں بٹ گئے۔ ص۶۲ پر ہی ہے تفریق اور اختلاف میں فرق ص۶۳ پر ہے اہلسنت مسلمانوں کے دو مستقل مکتب فکر قائم ہوگئے صفحہ ۶۵ تعمیر ملت اور تفریق ملت صفحہ ۶۷

اہلسنت والجماعت کا آپس میں اختلاف ہے جس نے انہیں دو گروہوں میں بانٹ دیا ہے صفحہ ۶۷ اہلسنت والجماعت میں مختلف جماعتیں ہیں...... جماعت کے دو ٹکڑے ہوئے...... دو مستقل مکتب فکر قائم ہوگئے...... صفحہ ۶۷ پر ہی ہے اہلسنت والجماعت کے دو ٹکڑے صفحہ ۶۸ الزامات اور اختلافات —— الغرض بار بار ایک ہی چیز ایک ہی بات کا اعادہ کرکے اپنے دماغی توازن کی بربادی کا ثبوت فراہم کیا گیا ہے۔

جہالت و بے علمی

مصنف مطالعہ بریلویت نے جگہ جگہ اہلسنت والجماعت لکھا ہے یا تو اہل السنۃ والجماعۃ ہونا چاہیے یا اہل سنت وجماعت۔ مصنف کا اہل سنت والجماعۃ لکھنا کس قاعدہ پر ہے۔ اگر اہل دیوبند میں کوئی اہل علم ہو تو اس پی ایچ ڈی اور ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی کو سمجھائے۔ مگر کان کھینچکر سمجھائے کیونکہ اس پر اثر ہونا بہت مشکل ہے۔ ضد اور جہالت کے بارہ میں بہت سخت جان ہے۔

سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی تحریر میں تحریف

سیدنا خواجہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام نامی اسم گرامی بھی اس بدباطن مُصنف کو مجبوراً لینا پڑا،...... کہتے ہیں پیروں فقیروں، اولیاء کرام سے مدد لینا شرک ہے، مگر اپنی غرض اور مطلب کے لیے پیر سید مہر علی شاہ صاحب کی دہائی دی اور مدد طلب کی حضرت کی آڑ میں خود کو اہلسنت ظاہر کرنا مقصود تھا لہٰذا حضرت مخدوم پیر سید صدر الدین ملتانی قادری گیلانی علیہ الرحمہ کے سوال کے جواب میں پیر سید مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے جواب کا وہ حصّہ اس کی تحریف وخیانت کی نذر ہوگیا جس میں یہ ہے :—

"بغیر انضمام کلمات تعظیم صرف لفظ بشر (سے) ذکر کرنا جائز